قاضی مجاہدالاسلام قاسمی

روئے زمین پر کچھ ایسی انقلابی ہستیاں ہوتی ہیں جن کی حیات انسانیت کے لیے رحمت وسعادت کی نشانی ہوتی ہے، جن سے علوم ومعارف کے چشمے پھوٹتے ہیں اور صدیوں تک طالبان وعاشقان علم اپنی پیاس بجھانے کے لیے ان کی فکروفہم سے مستفید ہوتے رہتے ہیں، یوں یہ سلسلہ جاری رہتاہے، دراصل یہ حضرات ایسے نقوش ثبت کرجاتے ہیں کہ ان کو فراموش کرنا آسان نہیں رہتا، ایسے تابناک ستاروں کو تاریخی اوراق محونہیں ہونے دیتے، یوں دین حق کے سرفروش اپنے اپنے حالات واحوال کے مطابق مختلف میدانوں میں نمایاں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں، انہیں ہستیوں میں ایک نام قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ ہے، جنہوں نے فقہی میدان میں عظیم خدمات ہیں، آپؒ ماہرفقیہ اورامورقضاء میں درک رکھتے تھے، ذیل میں قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ کی شخصیت وحالات کا مختصرتعارف پیش کیا جاتا ہے:

قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ کی پیدائش 1355ھ بمطابق 1936ء میں ہندوستان کی سرزمین جالے ضلع دربھنگہ کے معروف خاندان میں ہوئی، آپؒ کے والد مولانا عبدالاحد قاسمی جید عالم دین، خطیب اور مناظر تھے، اورشیخ الہند مولانا محمودحسنؒ کے اولین شاگردوں میں سے تھے، 1390/1901ء میں انہوں نے دیوبند سے امتیازی نمبرات کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ بعدازاں درس وتدریس میں مشغول ہوئے اورطویل مدت تک بہار میں مدرسہ احمدیہ مدھوبنی میں بطورشیخ الحدیث اپنی خدمات انجام دیتے رہے۔

قاضی صاحبؒ کی پیدائش علمی ودینی گھرانے میں ہوئی، علم وفہم رکھنے والے والد کے زیرسایہ پرورش پانے سے آپؒ میں حسن ونکھار، فقہی بصیرت وعلمی ذوق پیدا ہوا، جس کے اثرات آپؒ کی شخصیت وکردار میں نمایاں طور پرنظر آتے ہیں۔

تعلیم وتربیت

حضرت قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ نے دارالعلوم مئوناتھ بھنجن یوپی میں متوسط وثانوی تعلیم کے مراحل طے کیے، 1951ء1370ھ سے 1955ء 1374ھ تک دارالعلوم دیوبند میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی، مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے آپ نے بخاری، علامہ محمدابراہیم بلیاویؒ سے مسلم، مولانا اعزازعلیؒ سے ترمذی پڑھی، آپؒ نے علامہ مولانا عبدالحفیظ بلیاویؒ، مولانا محمدحسین بہاریؒ، مولانا فخرالحسن مرادآبادیؒ، مولانا بشیراحمد خانؒ، مولانا نصیراحمد خانؒ اورمولانا معراج الحقؒ سے مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں، تحریروقلم کے معاملہ میں آپ کے خاص مربی مولانا سیدمناظراحسن گیلانیؒ تھے۔

قاضی صاحبؒ نے اپنے وقت کے ممتاز علمائے دین سے زانوائے تلمذتہ کیا اورعلوم اسلامیہ میں دسترس ودرک حاصل کیا، جس کا اظہار آپؒ کی تقریروتحریر میں ملتاہے، آپؒ علوم دینیہ میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔

تدریسی خدمات

قاضی صاحبؒ درس وتدریس کے مقدس فرض کے ساتھ تاحیات جڑے رہے اورمتعدد موضوعات پرخطبات ودروس دیتے رہے، لیکن آپؒ نے تدریس کے شعبہ کو باقاعدہ طورپربھی اپنایا، دیوبند سے فراغت کے بعدحضرت مولاناحسین احمدمدنیؒ کے ایماء پرقاضی صاحبؒ جامعہ رحمانی مونگیرتشریف لے گئے، یہاں آپؒ نے مجموعی طورپرآٹھ سال تدریسی خدمت انجام دی، آپؒ نے عربی کی ابتدائی کتابوں سے لے کرمنتہی کتابوں تک

کا درس دیا اور ابوداود وغیرہ کے اسباق آپؒ کے ذمہ رہے۔

تعمیری وتنظیمی خدمات

آپؒ کی ملی وتنظیمی خدمات بے شمار ہیں، چند اہم خدمات کو درج ذیل نکات کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے:

☆ یکم شوال 1384ھ کو مولانا سید منت اللہ رحمانی کی خواہش پر امارت شرعیہ کی نظامت اور قضا کا عہدہ قبول کرتے ہوئے پھلواری شریف پٹنہ تشریف فرما ہوئے، یہاں آپؒ نے تین حیثیتوں سے کام کیا:

1- 1962ء تا 1965ء بہ حیثیت ناظم

2- 1962ء تا وفات قاضی شریعت وقاضی القضاۃ

3- 12 ربیع الاول 1420ھ مطابق 24 جون 1990ء تا وفات نائب امیر شریعت

☆ حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ کی تحریک پر حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ کے ذریعے 1972ء میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم ہوا، جس کے تانے بانے کے بننے میں قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ شروع سے شریک رہے اور دارالعلوم دیوبند میں منعقدہ اس کے اولیں اجلاس کی تیاری کے لیے ایک ماہ دارالعلوم میں قیام کیا، 22 اپریل 2000ء کو قاضی صاحبؒ کو مولانا علی میاں ندویؒ کے انتقال کے بعد صدر بورڈ منتخب کیا گیا، تین سال سے بھی کم عرصے تک آپؒ بورڈ کے صدر رہے، کیوں کہ عمر نے وفا نہیں کی۔

☆ آپؒ کی تحریک پر بہار میں مولانا سجاد ہاسپٹل قائم کرنے کا منصوبہ بنا اور قاضی صاحبؒ نے اپنے رفقاء کے تعاون سے اس کام کو عملی جامہ پہنایا۔

☆ پھلواری شریف میں مولانا منت اللہ رحمانی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے قیام کے لیے مطلوبہ مالی وافرادی وسائل کی فراہمی قاضی صاحبؒ کی رہین منت ہے، مزید برآں تأسیس جالہ ایجوکیشنل کیمپ کا سہرا بھی آپ کے سر ہے۔

☆ مئی 1992ء میں آپؒ نے آل انڈیا ملی کونسل بمبئی کے اجلاس منعقدہ 23-24 مئی 1992ء کو کونسل کی اساس گزاری کی۔

☆ آپؒ نے نوجوان فضلاء کی علمی تربیت کے لئے 'المعهد العالي للتدريب في القضاء والافتاء' جیسا اہم ترین ادارہ کی تشکیل کی، جو افراد سازی اور تحقیق وتالیف کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔

☆ آپ کی زندگی کا سب سے نمایاں اور عظیم الشان کارنامہ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کی تاسیس ہے، اس ادارہ نے قلیل مدت میں وسط ایشیا میں اپنی علمی شناخت قائم کر لی اور علماء وفقہاء کے اندر تحقیق وتالیف اور بحث ومناقشہ کا جذبہ پیدا کر دیا، اور دیکھتے ہی دیکھتے ملک میں فقہی بحث ومناقشہ کا انقلاب پیدا ہو گیا، ملک کے نہایت باوقار اور مقتدر شخصیتوں کا علمی وتحقیقی اجتماع منعقد ہونے لگا، جس نے حضرت امام ابوحنیفہؒ کی مجلس کی یاد تازہ کر دی، آج اس ادارہ کو عالم اسلام میں ایک معتبر علمی وفقہی ادارہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

☆ آپؒ نے ملک وبیرون ملک کئی اہم مناصب پر اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دیا اور امت کی رہنمائی کرتے رہے، جن میں درج ذیل اہم عہدہ جات شامل ہیں:

- رکن اسلامک فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ، اکسپرٹ ممبر انٹرنیشنل اسلامک فقہ اکیڈمی جدہ، رکن المجمع العلمی العالمی دمشق، رکن اعزازی الھیئۃ الخیریۃ الاسلامیۃ العالمیۃ کویت، رکن شرعیہ بورڈ آف الامین اسلامک فائنانشیل فاؤنڈیشن بنگلور، رکن گورننگ باڈی آف انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز۔
- قاضی مجاہدؒ کی ہمہ جہت شخصیت نے نہ صرف علمی وفکری میدان میں امت کی رہنمائی کی بنیادیں فراہم کیں، بلکہ دیگر فلاحی وتعمیری کاموں مثلاً اسپتال وٹیکنیکل ادارہ کے قیام کے ذریعہ خدمت خلق میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔

تصنیف وتالیف:

حضرت قاضی صاحب کی خدمات ہمہ جہت تھیں، چنانچہ آپ نے جہاں دیگر میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں، وہیں تصنیف کے

میدان میں بھی قابل رشک خدمات انجام دیں، آپ کے قلم گوہر بار سے دسیوں کتابیں وجود میں آئیں، جن میں نمایاں کتابیں مندرجہ ذیل ہیں: (۱) اسلامی عدالت (۲) صنوان القضاو عنوان الافتاء (تحقیق) (۳) نئے اور جدید موضوعات پر دسیوں علمی مجلّات (۴) نظام القضاء الاسلامی۔

اعزازات وایوارڈز

قاضی صاحبؒ کی نمایاں خدمات کی وجہ سے آپؒ کوکئی ایوارڈ دیے گئے۔ ذیل میں چند اعزازات کے نام بیان کیے جاتے ہیں:

☆ الامین ایجوکیشنل ٹرسٹ کی جانب سے کمیونٹی لیڈرشپ ایوارڈ دیا گیا۔

☆ انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز نئی دہلی کی طرف سے شاہ ولی اللہ ایوارڈ پیش کیا گیا۔

☆ 'افمی' یعنی امریکن فیڈریشن آف مسلم کی طرف سے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ایوارڈ ملا۔

☆ احکام شریعت اسلامی کی تطبیق کے لیے قائم حکومت کویت کی اعلیٰ مشاورتی کمیٹی کی طرف سے فقہی ایوارڈ دیا گیا۔

☆ 'میسی' یعنی مسلم ایجوکیشنل ایسوسی ایشن آف ساؤتھ انڈیا کی جانب سے بہترین اسلامی شخصیت ایوارڈ کا حق دار ٹھہرایا گیا۔

☆ حکومت مراکش کی طرف سے بہترین اسلامی اور علمی خدمت پر گولڈ میڈل دیا گیا، جو اس دن اکیڈمی کے دفتر کو موصول ہوا جس دن قاضی صاحبؒ کی وفات ہوئی۔

اسفار

قاضی صاحبؒ نے کئی ممالک کا سفر کیا۔ جس میں سعودی عرب، عرب امارات، قطر، بحرین، کویت، امریکہ، برطانیہ، پاکستان، بنگلہ دیش، ایران، روس کی آزاد مسلم جمہوریاتیں، مراکش اور جنوبی افریقہ شامل ہیں۔ آپؒ نے دو حج کیے۔ پہلا حج 1969ء میں اور دوسرا سفر حج 1996ء میں کیا۔

وفات

جمعرات 20 محرم 1423ھ مطابق 4 اپریل 2002ء کو دہلی اپولو اسپتال میں سات بج کر پانچ منٹ پر جان، جان آفریں کے سپرد کردی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆☆